حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ
اور
مسلک اہل سنت و جماعت
رشحات قلم
نبیرۂ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ والرضوان
مخدومی و مکرمی قبلہ آغا پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی مجددی مدظلہ
ادارہ مظہر اسلام لاہور
اسلامی جمہوریہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مجدد اعظم

الشیخ احمد فاروقی سرہندی

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ

کا

## نظریہ توحید

خطاب

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حضرت مجدد الف ثانی

اور

# مسلک اہل سنت و جماعت

رشحات قلم

نبیرہ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ والرضوان

مخدومی و مکرمی قبلہ آغا پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی مجددی مدظلہ

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

سلسلہ مطبوعات نمبر 40

بیاد

شیخ الاسلام مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ
شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتحپوری۔ دہلی

بفیضانِ نظر

مجددِ عصر سعادت لوح وقلم حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ

نام کتاب ——— حضرت مجدد الف ثانی اور مسلک اہل سنت وجماعت

مصنف ——— حضرت آغا پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی مجددی

صفحات ——— ۱۶

تعداد ——— (۱۱۰۰) گیارہ سو

پروف ریڈنگ ——— قدرت اللہ بیگ (میرپور خاص، سندھ)

اشاعت باراول ——— صفر المظفر ۱۴۳۲ھ / جنوری ۲۰۱۱ء

مطبع ——— شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

ہدیہ ——— دعائے خیر معاونین، ادارہ مظہر اسلام

نوٹ ——— بیرونی حضرات -/5 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

ادارۂ مظہر اسلام

3/64۔ نئی آبادی، مجاہد آباد، مغلپورہ، لاہور: 54840




## ابتدائیہ

آج[1] ہم الحمد للہ دوسرے ہزار سال کے مجدد علیہ الرحمہ کے حضور، ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ زندہ قومیں کبھی اپنے محسنوں کے احسانات کو فراموش نہیں کرتیں۔ بلکہ شکر گزاری کے ساتھ انھیں یاد رکھتی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی کی روح پر فتوح یقیناً ہماری ان حقیر کاوشوں سے خوش ہوگی۔ علاوہ ازیں ہمیں ان کی اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگان کرام کی دعائیں اور روحانی امداد ضرور حاصل ہو گی۔ اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو جتنی زیادہ محبت والفت مسلک اہل سنت و جماعت سے تھی۔ اس کے اظہار سے یقیناً ہمیں آنجناب علیہ الرحمہ کی خوشنودی حاصل ہو گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!!

---

❶ بر موقع چوتھویں سالانہ قومی امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کانفرنس مورخہ 30 جنوری 2011 بروز اتوار ۹ بجے دن، بمقام ایوان اقبال، ایجرٹن روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر مذہب کا ایک مرکزی دائرہ ہوتا ہے اور مذہب کو اُسی کے گرد گھومنا چاہیے۔ اگر کوئی مذہب اپنے اس مرکزی دائرے اور محور سے نکل جاتا ہے تو کسی اور محور یا مرکز میں گھومنا شروع کر دیتا ہے۔ اس عمل سے اُس کے عقائد و تعلیمات میں بنیادی فرق پڑ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس مذہب کی اصل صورت ہی مسخ ہو کر رہ جاتی ہے۔ تمام مذاہب کے ساتھ یہی کچھ ہوا۔ مگر اسلام پاک دنیا کا وہ واحد مذہب ہے کہ جس میں تجدید (Revival) کا ایک زبردست نظام موجود ہے۔ اور یہی تجدید (Revival) کا نظام اس کو اپنے مرکزی دائرے سے نکلنے نہیں دیتا۔ اُس کے (اسلام کے) اپنے مدار (محور) میں رہنے کے لیے ہمیشہ مصلحین ومجددین، علما و صلحا کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے۔ شاید اسی لیے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ "عُلماءُ اُمّتی کانبیاءِ بنی اسرائیل (میری امت کے علما انبیائے بنی اسرائیل کی مانند ہیں)۔ اسی طرح آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: "اِنَّ اللّٰہَ عزّ وجلَّ یبعثُ لھٰذہِ الْاُمّۃِ علٰی راسِ کُلِّ مِائۃِ سنۃٍ مَنْ یجدد لھا دینھا (اخرجہ ابو داؤد) یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کی اصلاح کے لیے ہر صدی کے سرے پر مُجدِّد (ایسے بندے) بھیجتا رہے گا، جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے"۔ صاحب روضۃ القیومیہ نے یہ حدیث نقل فرمائی ہے: "گیارھویں صدی کے شروع میں اللہ تعالیٰ دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک ایسا شخص بھیجے گا جو میرا اہم نام ہوگا۔ نور عظیم الشان ہوگا۔ ہزاروں انسان اُس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔" (خواجہ کمال الدین احسان: روضۃ القیومیہ، رکن اول، مطبوعہ لاہور صہ ۳۷، ۳۸ بحوالہ جامع الدُرر)۔ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "میری امت میں ایک شخص ہوگا، جس کو "صلہ" (ملانے والا) کہا جائے گا، اس کی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ جنت



میں داخل ہوں گے"۔ (جلال الدین سیوطی، جمع الجوامع، بحوالہ جواہر مجددیہ صہ ۱۵)۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ وہ واحد اُمتی ہیں، جنھوں نے تحدیثِ نعمت کرتے ہوئے اپنے آپ کو "صِلَۃُ بین البحرین" قرار دیا ہے۔ واقعی آپ نے دریائے شریعت و طریقت کو ملا کر ایک کر دیا۔ واقعتاً حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ تمام مجددین و مصلحین کرام میں مصلح و مجدد ہزارۂ دوم کے منصب پر فائز ہیں۔ اور ہر شخص اُن کی اس حیثیت کو تسلیم کرتا ہے۔

اسلام پاک کے عقائد و نظریات کا مرکز و محور مسلک اہل سنت و جماعت ہے۔ اور اہل سنت ہی فرقۂ ناجیہ، اسلام کا مرکز اور دل ہے۔ اور اہل سنت میں بھی حنفی، نقشبندی، اور ماتریدی ہونا، اسلام کا عین قلب ہے۔ اس حقیقت کا ادراک نو مسلم انگریز مُستشرق پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون نے خوب کیا، کہ جب انھوں نے دیکھا کہ سارے جہاں کے دشمنانِ اسلام اہل سنت و جماعت عوام اور حکومتوں کے دشمن ہیں اور باقی اسلام کے سارے دعویداروں کے ظاہر یا باطن میں مُعین و مددگار ہیں۔ اس لیے سچا اسلام وہی ہے جو علمائے اہل سنت و جماعت پیش کر رہے ہیں۔ (صراطِ مستقیم: از استاذی پروفیسر ڈاکٹر مولینا محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ ص ۵۳ بر حاشیہ)

چونکہ آپ کی ذاتِ گرامی دوسرے ہزار سال میں اسلام کی عین یا مرکز ہے۔ اس حیثیت سے آپ نے مسلکِ اہل سنت و جماعت کی حفاظت و بہتر تشریح و توضیح کی۔ مسلک اہل سنت کو اس طرح سے پاک وصاف کیا جیسے صراف سونے کو کٹھالی میں ڈال کر تپا کر پاک وصاف کر دیتا ہے۔ آپ نے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ اور مسلک اہل سنت کو ہی وہ کسوٹی قرار دیا، جس پر ہر عقیدے کو آزمایا جاسکے۔ کیوں کہ اس کے بغیر کھرے کھوٹے کو پہچانا نہیں جاسکتا ہے۔ آپ نے بعد میں آنے والوں کے لیے "منزلِ مقصود" تک جو کہ اسلام کا مطمع نظر ہے پہنچنے کے لیے صاف سیدھی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائی۔

امتدادِ زمانہ سے جو مکروہات عقائدِ اہلِ سنت میں در آئے تھے انہیں نکالا۔

**شیخ فرید بخاری** علیہ الرحمہ کو اپنے ایک مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں کہ:

''شرع شریف کے مکلف حضرات پر سب سے پہلے ضروری ہے کہ علمائے اہلِ سنت شکر اللّٰہ تعالیٰ سَعْیَہُمْ کی آراء کے مطابق اپنے عقائد کو درست کریں۔ کیوں کہ آخرت کی نجات ان ہی بزرگواروں کی بے خطا آراء اور اقوال کی تابعداری پر موقوف ہے۔ اور فرقہ ناجیہ بھی یہی لوگ اور ان کے متبعین ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو آنحضرت صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین اور ان کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریق پر قائم ہیں۔ اور ان علوم میں جو کتاب و سنت سے حاصل ہوئے ہیں وہی معتبر ہیں جو ان بزرگواروں نے کتاب وسنت سے اخذ کیے اور سمجھے ہیں۔ کیوں کہ ہر بدعتی اور گمراہ بھی اپنے فاسد عقائد کو اپنے خیالِ فاسد میں کتاب وسنت ہی سے اخذ کرتا ہے۔ لہٰذا ان کے اخذ کردہ معانی میں سے ہر معانی پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے''۔ (بنام شیخ فرید مکتوب ۱۹۳ دفتر اول مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ)

**حضرت مجدد الف ثانی** علیہ الرحمہ کا دور (۱۵۶۳ء تا ۱۶۲۴ء) اہلِ سنت کے لیے ایک نہایت پُر آشوب دور تھا۔ ہر طرف سے اسلام پاک یا اس کے اس فرقہ ناجیہ اہلِ سنت و جماعت 'جو اسلام کا مرکز و محور ہے'، کے مسلک پر تند و تیز حملے ہو رہے تھے۔ کفار اور گم راہ فرقوں کی پوری کوشش تھی کہ کسی نہ کسی طرح اہلِ سنت و جماعت کی شیرازہ بندی کو توڑا جائے۔ اس لیے مسلک اہلِ سنت و جماعت پر ہر طرف سے شدید حملے ہو رہے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی کی ذاتِ گرامی ہی وہ واحد ہستی تھی کہ جن کو بقول علامہ اقبال:

ع    اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار!!

آپ کو ان خطرات کی سنگینی کا شدید ادراک بھی تھا، اور آپ کی ذاتِ گرامی ہی



اُمتِ مسلمہ کی وہ واحد سر برآوردہ ہستی تھی جو ان خطراتِ عظیم کا کما حقہٗ مقابلہ کر سکتی تھی۔ آپ کا سر مبارک ہی وہ موزوں ترین سر تھا کہ جس پر ''مجدد الف ثانی'' کا تاجِ زرّیں سجایا جا سکتا تھا۔

**قارئین کرام** یقین فرمائیں، اگر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کفار و منافقین، گم راہ فرقوں، بالخصوص گم راہ متصوفین، دہریوں اور شیعوں کے سخت ترین حملوں سے مسلکِ اہلِ سنت و جماعت کا دفاع نہ کرتے، اور ظالم و جابر بادشاہوں 'جو اپنی خدائی کا فرعون و نمرود کی طرح دم بھرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو سجدے کراتے تھے۔ اُن کی خدائی اور غرور کا بھانڈا نہ پھوڑتے، تو نجانے کتنی بڑی خرابی دین و مسلک میں پیدا ہو جاتی۔ آپ نے ہر ہر محاذ پر مسلکِ اہلِ سنت و جماعت کا دفاع کیا۔ شیعیت کی لہر ہو یا الحادِ اکبری کی اٹھتی ہوئی آندھی، آپ نے ہر لہر کے تھپیڑے سہے اور ہر طوفان کا رُخ موڑ دیا، کہ جس کے جھونکے مسلکِ اہلِ سنت کے چراغ کو بُجھانے کے درپے تھے۔ مولینا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے آپ کے احسانات کو شکر گزاری سے گنوانے کے بعد آخر میں یہاں تک فرما دیا:

''اُن کی جلالتِ شان یہاں تک پہنچی کہ اُن کے متعلق بے خوف و خطر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُن سے محبت رکھنے والا مؤمن متّقی ہے اور اُن سے عداوت رکھنے والا فاجر و شقی ہے''۔ (شیخ محمد صالح زواوی: نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات، مکہ مکرمہ ۱۳۰۰ھ، ص ۳۰، بحوالہ مجدد ہزارۂ دوم از: پروفیسر ڈاکٹر مولینا محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

کیوں کہ آپ کی ذاتِ گرامی، مسلک اہلِ سنت و جماعت کا امین اور مرکز ہے۔ لہٰذا مسلک دیو بند کے مولوی رشید احمد گنگوہی (م ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء)، مسلکِ اہلِ حدیث

کے نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء)۔ مسلک بریلوی کے قائد مولینا احمد رضا خان بریلوی (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) آپ کے خلیفہ مفتی ضیاء الدین مدنی (م ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء) اور جدید دانشوروں کی محبوب شخصیت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال (م ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء) الغرض سب ہی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔

(صراط مستقیم: ص ۵: از استاذی ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب علیہ الرحمہ)

یہاں آپ کے ارشادات عالیہ کو مختصراً پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ جو مسلک اہل سنت و جماعت کی اساس ہیں۔

## آپ کے ارشادات عالیہ:

✪ ذات باری تعالیٰ کے بارے میں آپ کا تصور ہے: ''اللہ تعالیٰ اپنی ذات مقدس کے ساتھ موجود ہے، اور تمام اشیاء اُس تعالیٰ کی ایجاد سے موجود ہیں۔ ❶ (صراط مستقیم ص ۸)

✪ **توحید** سے مراد یہ ہے کہ قلب کو ماسوائے حق تعالیٰ کی توجہ سے خلاصی حاصل ہو جائے جب تک دل ماسوائے حق (غیر حق) کی گرفتاری میں پھنسا ہوا ہے، اگرچہ بہت ہی تھوڑا ہو توحید والوں سے نہیں ہے'' ❷ (بحوالہ صراط مستقیم ۸)

✪ نقائص و عیوب کو اللہ تعالیٰ سے نسبت دینے کے خلاف ہیں: ''اور نقائص کی باتیں حق سبحانہ وتعالیٰ کی جناب اقدس میں مسلوب ہیں۔ اور حق تعالیٰ جواہر، اجسام اور اعراض کی صفات ولوازم سے پاک اور مُنَزَّہ ہے۔ نیز زمان ومکان اور جہت کی بھی حضرت حق تعالیٰ کی شان میں گنجائش نہیں ہے۔ کیوں کہ سب چیزیں اُسی کی مخلوق ہیں''۔ (۳)

✪ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی معراج کے قائل ہیں اور اس کے بھی قائل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باری تعالیٰ کا دیدار فرمایا:



''شب معراج میں آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رویت (باری تعالیٰ) دنیا میں واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ آخرت میں واقع ہوئی ہے۔ کیوں کہ آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس رات جب مکان وزماں کے دائرے سے باہر پہنچ گئے۔ اور تنگی مکان سے نکل گئے تو ازل و ابد کو آن واحد پایا۔ اور ابتداء وانتہا کو ایک نقطہ میں متحد دیکھ، اہل بہشت کو جو ہزارہا سال کے بعد بہشت میں جائیں گے، دیکھ لیا''۔ (۴)

✪ نیز فرماتے ہیں: ''قرآن مجید خداوند جل سلطانہٗ کا کلام ہے...'' (۵)

✪ ''طریقت وحقیقت دونوں شریعت کی خادم ہیں'' (مکتوبات جلد اول مکتوب ۴۰)

✪ ''طریقت وشریعت ایک دوسرے کا عین ہیں''

✪ ''طریقہ نقشبندیہ میں سنت کی پیروی لازم ہے'' (مکتوبات جلد اول مکتوب ۳۱۳)

✪ آپ علیہ الرحمہ نے جہانگیر کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں آپ فرماتے ہیں کہ ''حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام حق جل وعلا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خُلِقْتُ مِنْ نُورِ اللّٰہِ (میری پیدائش اللہ کے نور سے ہوئی ہے)'' (۶)

○ فرماتے ہیں: ''جن محروموں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح ان کو تصور کیا، تو لازمی طور پر وہ آپ ﷺ کے منکر ہو گئے۔ اور جن سعادت مندوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسالت ورحمت عالمیان کے عنوان سے جانا اور باقی تمام لوگوں سے ممتاز دیکھا وہ ایمان کی دولت سے مشرف ہو گئے اور نجات پاگئے'' (۷)

✪ آپ فرماتے ہیں کہ: ''حضور انور ﷺ کا سایہ نہ تھا'' (۸)

✪ ''عظمت مصطفی ﷺ قیامت کو ہی معلوم ہوگی۔ جب تمام انبیائے کرام آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہوں گے"(۹)

- آپ نے محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمن میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔ "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار نہ ہوگا جب تک اُس کو دیوانہ نہ کہا جائے"۔(۱۰)
- میلاد شریف کے بارے میں فرماتے ہیں: "مجلس میلاد شریف میں اگر اچھی آواز کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کی جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف اور منقبت کے قصیدے پڑھے جائیں تو اس میں کیا حرج ہے؟"(۱۱)
- آپ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت بلکہ ابرار (نیکوں) کی شفاعت کے بھی قائل ہیں(۱۲)
- آپ افضلیت شیخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قائل ہیں۔(۱۳)
- ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے قائل ہیں۔

(دفتر اول مکتوب ۲۶)

- آپ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی تاکید کرتے ہیں۔(۱۴)
- حضرات حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت کی تاکید میں حدیث شریف کو نقل فرمایا ہے۔(۱۵)
- آپ حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ناراضگی کی تہدید پر حدیث شریف لائے ہیں۔(۱۴)
- اُمہات المؤمنین رضوان اللہ علیہن اجمعین بالخصوص ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان بیان فرمائی ہے (دفتر دوم مکتوب ۳۶) فرماتے ہیں: "وہ شخص بہت ہی جاہل ہے جو اہل سنت و جماعت کو اہل بیت کا مُحب نہیں سمجھتا



اور اہل بیت سے محبت کرنا شیعوں کا خاصہ جانتا ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا شیعیت نہیں بلکہ اصحاب ثلاثہ کی شان میں تبرا کرنا شیعیت ہے۔ اور صحابہ کرام سے بیزاری قابل مذمت و ملامت ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "اگر آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا شیعیت ہے۔ تو جن و انس گواہ رہیں میں شیعہ ہوں"(۱۶)

- بلکہ ایک جگہ فرماتے ہیں: "بوقتِ موت ایمان پر خاتمہ میں اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے کو بڑا دخل ہے"(۱۷)
- آپ ترمذی شریف کی حدیث نقل فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: "ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اس اُمت میں سب سے افضل ہیں، جو کوئی مجھ کو ان دونوں پر فضیلت دے وہ مفتری ہے۔ اور میں اس کو اتنے کوڑے لگاؤں گا جتنے مفتری کو لگاتے ہیں:"(۱۸)
- خطبہ میں خلفائے راشدین کے ذکر کو اہل سنت کا شعار فرماتے ہیں۔

(دفتر دوم مکتوب ۱۵)

- آپ نے مسلک اہل سنت کے دفاع میں رسالہ "ردِّ روافض" جیسی بنیادی اور اہم تصنیف لکھی۔ جس کی تشریح حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے فرمائی۔
- دشمنانِ صحابہ کو گمراہ قرار دیتے ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۵۱)
- حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ کی عظمت کے قائل ہیں۔ (دفتر دوم، مکتوب ۳۶)
- تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شرف صحبت کی وجہ سے اُمت مسلمہ میں سب سے برتر خیال فرماتے ہیں۔ (دفتر اول مکتوب ۵۹)
- مشاجراتِ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نیک نیتی پر مبنی تھے۔

(دفتر دوم، مکتوب ۳۶)

- اہل بیت عظام کی محبت جزو ایمان ہے۔ (دفتر دوم، مکتوب ۳۶)
- فرقہ ناجیہ صرف اہل سنت و جماعت ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۸۰)
- اعتقادی خرابی میں مغفرت کی گنجائش نہیں ہے۔ (دفتر دوم، مکتوب ۲۷)
- آپ کو سنت نبوی سے عشق تھا۔ (دفتر اول، مکتوب ۳۷)
- جس امر میں سنت و بدعت دونوں کا احتمال ہو تو اس کو ترک کیا جائے۔

(دفتر اول، مکتوب ۳۱۲)

- محبت و صحبت اولیاء کی تاکید کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: ''ان کی صحبت کی کیا برکتیں بیان کی جائیں، یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ حق تعالیٰ عزوجل کے دوست کسی بھی شخص کو قبول کر لیں۔ چہ جائیکہ اُس کو محبت و قربت سے ممتاز فرمائیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کا ہم نشیں بھی بدنصیب نہیں ہوتا۔ غرض یہ کہ اُن کی صحبت کو غنیمت جانیں اور آداب محبت کو مدنظر رکھیں تا کہ تاثیر پیدا ہو'' (جلد اول، مکتوب ۸۷)
- آپ کا ایک حیرت انگیز مشاہدہ یہ تھا کہ حضرت خضر و الیاس علیہما السلام نے آپ سے فرمایا کہ ''ہم عالم ارواح میں سے ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۸۲)
- آپ انبیاء و اولیاء کے توسل (وسیلہ) کے قائل ہیں۔ فرماتے ہیں: ''آپ علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ کے بغیر کسی کو مطلوب (اللہ تعالیٰ) تک وصول محال ہے۔'' (دفتر سوم مکتوب ۱۲۲)
- اولیائے کرام کے توسل پر بھی آپ کے بہت سے مکاتیب ہیں۔
- آپ محافل عرس میں شرکت فرماتے تھے۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۳۳)
- مگر سرود و غنا کے قائل نہ تھے۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۲۶)



- آپ نے حکم دیا کہ حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے مزار کی چادر آپ کے کفن کے لیے محفوظ کی جائے۔ (خواجہ محمد ہاشم کشمی، زبدۃ المقامات، ص ۲۸۴)
- آپ ایصال ثواب کے قائل تھے۔

(دفتر اول، مکتوب ۴۲ اور دفتر دوم، مکتوب ۳۶، و دفتر دوم، مکتوب ۳۶)

- وہ بچشم خود ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ایصال ثواب سے مرحومین مستفیض ہو رہے ہیں۔ (۱۹)
- آپ جتنا سُنتوں پر زور دیتے ہیں، اتنا ہی بدعات سے پرہیز کی ہدایت کرتے ہیں۔ (۲۰)
- آپ نے احیاءِ سنت کی تحریک چلائی۔ (۲۰)
- ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ: ''مگر اس وقت جب کہ اسلام ضعیف ہے، بدعتوں کی ظلمتوں کو برداشت کرنے کی کوئی صورت ہی نہیں'' (۲۱)
- آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ: امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ، حضرت جعفر الصادق علیہ الرحمہ سے فیض یافتہ تھے۔'' (۲۲)
- ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں: ''اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ولایت کے کمالات فقہ شافعیہ کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں۔ اور نبوت کے کمالات کو فقہ حنفی کے ساتھ مناسبت ہے۔'' (۲۳)
- ایک اور جگہ حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ کے اس قول کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''حضرت روح اللہ علیہ السلام کا اجتہاد، حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے اجتہاد کے مُوافق ہوگا'' (۲۴)
- امام اعظم کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہے۔ (دفتر اول، مکتوب ۳۳)

(۱۰) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول، حصہ دو: مکتوب ۲۷۳

(۱۱) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد، حصہ سوم: مکتوب ۷۲

(۱۲) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول، حصہ دوم: مکتوب ۲۷۳

(۱۳) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد، حصہ اول: مکتوب ۲۵۱

(۱۴) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۱۵) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۱۶) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۱۷) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم: مکتوب ۷ او مکتوب ۶۷ جلد دوم

(۱۸) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم: مکتوب ۱۷

(۱۹) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۲۰) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم: مکتوب ۱۰۵

(۲۱) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۲۳

(۲۲) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول: مکتوب ۲۸۹

(۲۳) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول: مکتوب ۲۸۲

(۲۴) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۵) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۶) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۷) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۸) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول: مکتوب ۹۳

روزنامہ نوائے وقت لاہور (4) 20 جنوری 2011

## حضرت مجددؒ الف ثانیؒ......دو قومی نظریہ کے بانی

حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانی کا اصل کارنامہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کے مطابق یہ ہے کہ انہوں نے نبوت محمدی ﷺ اور اس کی ابدیت و ضرورت پر امت میں اعتماد و اعتقاد بحال اور مستحکم کر دیا۔ ان کی تجدیدی تحریک سے ان تمام فتنوں کا سد باب ہو گیا جو اس وقت عالم اسلام میں منہ پھیلائے اسلام کے شجر طیبہ اور اس کے پورے اعتقادی، فکری اور روحانی نظام کو نگل لینے کے لیے تیار تھے۔ ان فتنوں میں اکبر کا دین الٰہی اور آئین جدید بھی شامل تھا جو ہندوستان میں نبوت و شریعت محمدی ﷺ کی جگہ لینے اور اس کا بدل بننے کا مدعی تھا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی حیات و خدمات کے مطالعہ سے یہ حقیقت روز روشن کی مانند واضح ہو جاتی ہے کہ آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو برہمنیت اور وحدت ادیان کے اندھے کنوئیں میں گر کر ہلاک ہونے سے بچا

لیا اور ان کے قلوب کو از سر نو دین اسلام کے نور سے منور کر دیا۔ اصلاح و تبلیغ کے مقدس فریضے کی انجام دہی کے دوران آپ نے قید و بند کی صعوبتیں اور تکالیف کو بڑی استقامت اور خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور اکبر و جہانگیر کے آگے سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ مفکر پاکستان حضرت علامہ محمد اقبالؒ آپ کی ہندومت کے جارحانہ احیاء کے آگے بند باندھنے اور ہندوستان میں دین اسلام کی اصل روح کی وضاحت و سربلندی کے لیے آپ کی لازوال خدمات کے بڑے معتقد تھے اور محبت سے معمور دل لے کر سرہند شریف میں آپ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے تھے۔ بعد ازاں اپنے قلبی تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''سجادہ نشین خلیفہ محمد صادق مرحوم نے میرے لیے مزار مبارک پر تخلیہ کرا دیا تھا۔ میں ایک گھنٹے تک مراقب رہا اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کی روح میری طرف محبت آمیز رنگ میں متوجہ رہی۔ مجھے ماحول کا احساس نہیں رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں اور حضرت مجھ سے فرما رہے ہیں کہ تمہاری دینی خدمات سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں مقبول ہو گئی ہیں۔ آج حضور ﷺ کی تم پر خاص نگاہ کرم ہے۔ میرے قلب میں سوز و گداز کی ایسی کیفیت پیدا ہوئی جس کا اظہار لفظوں میں نہیں ہو سکتا اور مجھے یہ اندازہ ہوا کہ خاصان خدا کا فیض بعد از وفات بھی جاری رہتا ہے اور یہ بھی اندازہ ہوا کہ حضور انور ﷺ کے روضہ مبارک سے کس قدر فیضان جاری ہے۔ رقت کا عالم بار بار طاری رہا۔ زمان و مکاں کا احساس ختم ہو گیا تھا۔ روحانی فیض میرے رگ و پے میں ساری تھا۔ دل میں اس قدر وسعت پاتا تھا کہ ساری کائنات اس میں سما گئی۔''

آپ نے ہندوستان کے مخصوص سیاسی و سماجی تناظر میں ہندو مسلم مسئلے کا حل امتزاج یا اتحاد کی بجائے پرامن بقائے باہمی اور رواداری کو قرار دیا اور فرمایا کہ ''مسلمان اپنے دین پر اور کفار اپنے دین پر رہیں۔ آیت کریمہ لکم دینکم ولی دین کا مطلب یہی ہے۔'' اگر یوں کہا جائے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ برصغیر میں دو قومی نظریے کے بانی ہیں تو مبالغہ نہ ہوگا کیونکہ بعد کے حالات نے آپ کے نقطہ نظر کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر دکھائی اور ہندوستان میں نہ صرف ہندو مسلم اتحاد کا خواب چکنا چور ہو گیا بلکہ یہ خطہ بالآخر مسلمانوں اور ہندوؤں کی دو علیحدہ مملکتوں میں بھی تقسیم ہو گیا۔ دورِ الحاد میں اسلامی تشخص

کے احیاء کے لیے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمات کے حوالے سے نظریۂ پاکستان ٹرسٹ نے ایوانِ کارکنانِ تحریکِ پاکستان لاہور میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا جس سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز صحافی اور نظریۂ پاکستان ٹرسٹ کے چیئرمین جناب مجید نظامی نے کہا کہ پاکستان اسلام دشمن قوتوں کی آنکھوں میں کانٹے کی مانند کھٹک رہا ہے اور ان کے لیے ایک اسلامی مملکت کا ایٹمی قوت ہونا ناقابلِ برداشت ہے۔ امریکہ، اسرائیل اور بھارت پر مشتمل شیطانی اتحادِ ثلاثہ پاکستان کی ایٹمی قوت غصب کرنے کے لئے سر جوڑے بیٹھا ہے لہٰذا ہمیں ان کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے ذہنی اور جسمانی طور پر تیار رہنا ہوگا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم خود کو صحیح معنوں میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کا پیروکار بنائیں۔ نظریۂ پاکستان ٹرسٹ کے وائس چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر رفیق احمد نے کہا کہ ہمیں نئی نسل کو حضرت مجدد الف ثانیؒ کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا چاہئے کیونکہ آپ ہماری آزادی کے عناصر کو مضبوط کرنے والے تھے۔ سجادہ نشین آستانہ عالیہ چورہ شریف حضرت پیر سید محمد کبیر علی شاہ نے اپنے ایمان افروز خطاب میں کہا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے بڑی بے باکی سے حق گوئی کا فریضہ ادا کیا اور حضور پاک ﷺ کے دین کو مسخ کرنے کی سازشوں کو ناکام بنا دیا۔ آج کے دور میں قدرت نے نظریۂ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام جناب مجید نظامی کو تفویض کر رکھا ہے جسے وہ اور ان کے ساتھی پوری تندہی سے نبھا رہے ہیں۔ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے برصغیر میں دو قومی نظریہ کی بنیاد رکھی جسے جناب مجید نظامی مضبوط سے مضبوط تر کر رہے ہیں۔

معروف دینی سکالر پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے کہا کہ اسرائیل کے سابق وزیر اعظم ڈیوڈ بن گوریان نے 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں کامیابی کے بعد لندن میں یہ بیان دیا تھا کہ اب کوئی عرب ملک اسرائیل کے خلاف سر نہیں اٹھا سکے گا تاہم ہمیں اصل خطرہ پاکستان اور پاکستانیوں سے ہے اور ہم ان کے سوا دنیا میں کسی سے نہیں ڈرتے۔ انہوں نے کہا یہی وجہ ہے کہ یہود و ہنود نے ایک سازش کے تحت دنیا کی اس سب سے بڑی اسلامی مملکت کو 1971ء میں دولخت کر دیا۔ وہ اب بھی آس لگائے بیٹھے ہیں کہ دہشت گردی کی صورت میں پاکستان کو جو موجودہ بحران لاحق ہے، اس سے پاکستان کامیابی سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے گا لیکن آپ دیکھیں گے کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم اس سے بحفاظت باہر نکل آئیں گے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات سے ہمیں یہی درس ملتا ہے کہ ہم کفر کی سازشوں کا قوتِ ایمانی سے مقابلہ کریں نیز قائداعظمؒ اور علامہ محمد اقبالؒ نے ہمیں جن خطرات سے آگاہ فرمایا تھا ان سے خبردار رہیں۔